تلفیق اور جمع بین المذاہب کا معاصر فتوے میں کردار

ھیئۃ المحاسبۃ والمراقبۃ کے اسلامی مالیات پر فتاوی کا تحقیقی مطالعہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر منصوری

جدید اسلامی مالیات پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں' ان میں ایک بڑا اعتراض یہ ہے کہ اسلامی بینک کاری کے معاملات تلفیق پر مبنی ہیں جو فقہا کے نزدیک ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔تلفیق سے عام طور پر یہ مراد لی جاتی ہے کہ ایک جزوی مسئلے میں دو' تین مختلف فقہی آرا کو جمع کر کے ایک ایسی نئی صورت پیدا کی جائے' جو کسی بھی ایک متعین مسلک کے مطابق نہ ہو۔ایک جزوی مسئلے کے علاوہ فقہ کے کسی باب میں مختلف آرا کو جمع کرنا بھی تلفیق ہے' جیسے مرابحہ یا سلم کے باب میں مختلف فقہا کی آرا کو اس طرح جمع کرنا کہ اس باب کے احکام کسی ایک متعین فقہ کے مطابق نہ ہوں۔

اسلامی مالیات اور بینک کاری کے معترضین کا کہنا ہے کہ اسلامی بینکوں کے شرعی ماہرین بینک کی سہولت اور اس کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر تلفیق پر مبنی فتوے دیتے ہیں' یہ اسلوب نفس پرستی کی ایک شکل ہے جسے شریعت ناپسند کرتی ہے۔(۱) یہ امر واقع ہے کہ تلفیق اور جمع بین المذاہب' معاصر اسلامی مالیات کا ایک نمایاں اور مقبول منہج استدلال (Methodology of legal reasoning) بن چکا ہے۔اسلامی مالیات کے شعبے کے بیشتر فتاوی تلفیق اور جمع بین المذاہب پر مبنی ہوتے ہیں۔

ھیئۃ المحاسبۃ والمراقبۃ للمؤسسات المالیۃ الاسلامیۃ (۲) (اسلامی مالیاتی اداروں کی اکاؤنٹنگ اور آڈٹ کا ادارہ) کے شریعہ بورڈ نے ۱۹۹۱ء سے اب تک اسلامی بینک کاری اور مالیاتی نظام پر جو فتوے دیے ہیں' وہ سب جمع بین المذاہب اور تلفیق کے عملی مظاہر ہیں۔ھیئۃ المحاسبۃ والمراقبۃ کی آرا ''معاییر شرعیہ'' یا شرعی معیارات کے عنوان سے منظر عام پر آئی ہیں۔یہ چالیس کے قریب ''معاییر'' ہیں (÷) جو اسلامی بینکاری اور مالیات کے مختلف موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔ان شرعی معیارات کے چند موضوعات یہ ہیں:

☆تیقن ان کل من تعاملهم من اخ وابن وزوجة قريب وصديق لا يخلو من عيب فوطن نفسك على تقبل الجميع .☆

☆کرنسی کی تجارت ☆ کریڈٹ کارڈ☆ بینک گارنٹی☆ حوالہ☆ مرابحہ للآمر بالشراء☆ ملکیت پر منتج ہونے والے اجارہ☆ سلم اور متوازی سلم☆ استصناع ☆صکوک

ھیئۃ المحاسبۃ کے شریعہ بورڈ نے ان موضوعات پر مختلف مذاہب کی فقہی آرا سے استفادہ کیا ہے۔شریعہ بورڈ اپنے فتوے میں کسی ایک فقہی مسلک کی پابندی نہیں کرتا' بلکہ فقہی ورثے سے ضرورت اور مصلحت راجحہ کی بنیاد پر انتخاب کرتا ہے۔مثال کے طور پر ''مرابحۃ للامر بالشراء'' کے باب میں جواحکام آئے ہیں' وہ ایک فقہ کے بجائے تمام فقہا کی آرا سے ماخوذ ہیں۔مرابحۃ للامر بالشراء فقہی مرابحہ کی نئی شکل ہے۔اس میں بینک' گاہک کی درخواست پر سامان خریدتا ہے اور اسے ایک متعین شرح منافع پر فروخت کرتا ہے۔اس صورت کا جواز فقہ شافعی میں ملتا ہے۔(۳) یہاں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ گاہک فراہم کردہ سامان کو خریدنے سے انکار کردے اور بینک کو نقصان ہوجائے' اس خطرے کے پیش نظر اس کے ساتھ لازمی وعدہ یا الزامیۃ الوعد کا تصور منسلک کردیا گیا ہے۔وعدے کے (قضاء) لازم ہونے کا تصور فقہ مالکی سے لیا گیا ہے۔اسلامی بینک کاری کے ناقدین کا یہ خیال ہے کہ مرابحۃ للامر بالشراء تلفیق کی ایک صورت ہے۔(۴) اس معاہدے کی بنیاد مختلف مذاہب ائمہ کی آرا پر ہے' جو کہ تلفیق مذموم کے دائرے میں آتی ہے۔ان معترضین کے نزدیک ایک معاملے یا معاہدے میں مختلف آرا کے مجموعے کو لے کر عمل کرنا' اتباع ہوی یا لذت پرستی کے زمرے میں آتا ہے۔(۵) دوسری طرف ان معاملات کے مؤیدین کے مطابق یہ عمل تلفیق مذموم کے دائرے میں نہیں آتا' کیوں کہ کسی ایک فرع میں دو یا زیادہ مختلف ائمہ کی آراء کو جمع کرنا صرف اسی صورت میں ناجائز ہے جب اس سے معاملے کے شرعی مقاصد و مصالح پر زد پڑتی ہو' تاہم معاملات کے باب میں مصلحت عامہ کے تحت اور لوگوں کی آسانی اور سہولت کی خاطر اگر ایک معاملے میں مختلف آرا کو جمع کرلیا جائے تو وہ تلفیق مذموم نہیں ہے۔(۶)

کیا معاصر اسلامی مالیات میں اس طرح کی تلفیق بین المذاہب جائز ہے؟ تلفیق کے مسئلے پر قدیم اور معاصر فقہا کا کیا موقف ہے؟ کیا معاییر شرعیہ میں اختیار کردہ صورتیں تلفیق مذموم کے تحت آتی

☆الزم الموھبۃ التی اعطیتنھا والعلم الذی ترتاح لہ والرزق الذی فتح لک والعمل الذی یناسبک۔☆

ہیں یا وہ جمع بین المذاہب کی شکل ہے؟ اس مقالے میں ایسے ہی سوالات کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

تلفیق کا مفہوم:

قدیم وجدید فقہا نے تلفیق کے تصور کو مختلف پہلوؤں سے اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے، تاہم اس کی کوئی جامع و مانع تعریف فقہی ادب میں نہیں ملتی۔ فقہا کی وضع کردہ تعریفات میں نمایاں بات یہ ہے کہ تلفیق ایک تقلید مرکب کا نام ہے، یہ ایک جزوی مسئلے میں بھی ہو سکتی ہے اور ایک ہی باب کے تحت آنے والی مختلف جزئیات میں بھی ہو سکتی ہے۔ تلفیق کی چند معروف و مشہور تعریفات یہ ہیں:

۱۔المرادبالتلفیق بین المذاهب اخذ صحیةالفعل من مذهبین معاً بعدالحکم ببطلانه علی کل واحدمنهمابمفرده .(فقہی مذاہب میں تلفیق سے مراد ایک فعل کو دو مختلف فقہی مسالک میں بہ یک وقت درست تصور کرنا، جب کہ انفرادی طور پر وہ کسی کے نزدیک بھی درست قرار نہ پاتا ہو۔)(۷)

۲.هوالاتیان بکیفیةلایقول بهاالمجتهدومعناه ان یترتب علی العمل بتقلیدالمذاهب والاخذ فی قضیة واحدةذات ارکان اوجزئیات بقولین اواکثر'الوصول الی حقیقةمرکبة لایقرهااحد .(۸)(تلفیق سے مراد کسی ایسی رائے کا اختیار کرنا ہے جس کا قائل کوئی بھی مجتہد نہ ہو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف مذاہب کی تقلید اور ایک ہی مسئلے میں دو یا زیادہ اقوال کا اخذ کرنا ایک ایسے مرکب قول پر منتج ہو جس کا قائل کوئی بھی نہ ہو۔

تلفیق کی مشہور مثال یہ ہے کہ ایک شخص وضو کرنے کے بعد عورت کو چھو لے اور پھر کچھ دیر بعد اس کا بہنے والا خون نکلے اور وہ اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ لے تو ایسے شخص کا وضو شوافع کے نزدیک عورت کو چھونے کی وجہ سے اور احناف کے نزدیک بہنے والے خون کی وجہ سے باطل ہے۔اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ عورت کو چھونے کے مسئلے میں وہ حنفی مسلک پر عمل پیرا ہے (جس کی رو سے عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا) اور بہنے والے خون کے مسئلے میں شافعی مسلک کا متبع ہے (کیوں کہ اس میں خون

بہنا، ناقض وضو نہیں۔) لہذا اس کا وضو درست ہے، تو اس کا یہ طرز عمل درست نہ ہوگا کیوں کہ انفرادی طور پر دونوں فقہی مذاہب میں اس کا وضو درست نہیں۔فقہا کی رائے میں اگر ایک ہی مسئلے میں مختلف مسالک کی آرا پر عمل نفس پرستی کی نیت سے ہو اور اس سے عمل میں تناقض لازم آئے تو ایسی تلفیق ناجائز ہے۔تلفیق مذموم میں انسان نفسانی خواہش کی اتباع میں ایک ہی مسئلے پر متضاد موقف اختیار کرتا ہے، مثلاً کوئی شخص ایک گھر بیچے اور پڑوسی کا حق شفعہ اس بنا پر تسلیم نہ کرے کہ شافعی فقہ میں پڑوسی کے لیے حق شفعہ نہیں، لیکن اگر کوئی اس کے پڑوس میں گھر بیچے تو حنفی مسلک کا سہارا لیتے ہوئے حق شفعہ کا دعوے دار ہو۔ناپسندیدہ تلفیق کی ایک اور مثال شادی کا ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں سرپرست (ولی) اور گواہ موجود نہ ہوں۔شادی کا معاہدہ کرتے وقت اگر سرپرست کی رضامندی شامل نہ ہو یا گواہ غیر موجود ہوں تو یہ کہا جاسکتا ہے یہ معاہدہ دو مختلف مذاہب کی آرا کو اکٹھا کرکے کیا گیا ہے۔حنفی مذہب کے مطابق ایک عاقل وبالغ لڑکی کی شادی بغیر اس کے سرپرست کی رضامندی سے کی جاسکتی ہے اور ایسی شادی جائز ہوگی، لیکن مالکی اور شافعی ایسی شادی کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔(۹) مالکی فقہ کے مطابق گواہوں کی موجودگی شادی کے معاہدے کے لوازمات میں شامل نہیں، جب کہ حنفی گواہوں کی موجودگی کو ضروری قرار دیتے ہیں۔(۱۰) پس اوپر بیان کردہ مثال میں اگر کوئی شخص دو مختلف آرا پر عمل کرتا ہے تو وہ گویا تلفیق مذموم کا مرتکب ہو رہا ہے، کیوں کہ انفرادی طور پر یہ معاہدہ کسی فقیہ کے نزدیک درست نہیں۔مذکورہ مثالوں میں جس تلفیق کا ذکر کیا گیا ہے وہ تلفیق مذموم ہے، کیوں کہ اس کا ارتکاب دلیل کی بنیاد پر نہیں بلکہ نفسانی خواہش کی اتباع میں کیا گیا ہے۔

تلفیق کی کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں جو درحقیقت جمع بین المذاہب اور مراعاۃ الخلاف کی شکلیں ہیں۔بعض فقہا اسے تلفیق سے تعبیر کرتے ہیں گو کہ ان کے نزدیک یہ جائز تلفیق ہے۔اس طرح کی چند تعریفات ذیل میں دی جاتی ہیں۔

تلفیق کی بعض دیگر صورتوں کی تعریفات

١۔اخذالمقلدفی مسالة بمذهب معین وفی مسالةاخری بمذهب امام آخرحتی ولولم یکن بین المسالتین تلازم.(تلفیق کی ایک اور تعریف یہ ہے کہ مقلد ایک مسئلے میں ایک امام کی پیروی کرے اور دوسرے مسئلے میں دوسرے امام کی اتباع کرے جب کہ ان دونوں جزئیات میں کوئی تعلق نہ ہو۔)(١١) جمہور محققین علما اس کے جواز کے قائل ہیں' کیوں کہ شریعت نے بہرصورت کسی مذہب معین کی اتباع کی کوئی قید نہیں لگائی۔یہ صورت صرف ان فقہا کے نزدیک ناجائز ہے' جن کے نزدیک مذہب معین کا التزام ضروری ہے۔

٢۔یطلق التلفیق علی فتوی المجتهدبقول مرکب من قولین مع عدم اعتقاد رجحانه'وانمایفتی به تخلیصاللمستفتی من ورطة وقع فیهاوهذا یدخل فیمایسمی "مراعاةالخلاف."(بعض اوقات تلفیق کا اطلاق مجتہد یا مفتی کے اس فتوے پر بھی ہوتا ہے جس میں دو الگ الگ اقوال کو اکٹھا کر دیا جاتا ہے' جب کہ مجتہد نے یہ فتوی دلیل راجح کی وجہ سے نہیں دیا ہوتا' بلکہ فتوی طلب کرنے والے کو کسی الجھن سے نکالنا مقصود ہوتا ہے۔ اسے "مراعاۃ الخلاف" کے عنوان کے تحت بھی لایا جاسکتا ہے۔)اس کی دلیل یہ ہے کہ "رفع حرج" اور "یسر" کے شرعی اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ فتوی درست ہے۔(مراعاةیسرالشریعةور فعاللحرج)(١٢)

تلفیق کا حکم:

تلفیق کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جو متقدمین کے ہاں معروف نہیں تھا' اس لیے اس بابت متقدمین فقہا کی تصریحات نہیں ملتیں' چنانچہ یہ فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہے کہ تلفیق کے بارے میں کس کی کیا رائے تھی۔تلفیق کا ذکر علامہ ابن حجر اس طرح کرتے ہیں: "ثانیها:تحریرحکم مااذا اجتمع فی قضیة'احکام متناقضة کمافی صورةالسؤال 'فانهامن العویصات التی تحتاج الی مزیدتتبع لکلام الائمة 'للاطلاع علی فتاویهم ومؤلفاتهم فی الاقضیةواحکام القضاة

المتعارضة بالحکم بالموجب اوبغیرہ." (۱۳)(جب کسی مسئلے میں باہم متضاد احکام جمع ہو جائیں، جیسا کہ مسئولہ صورت میں ہے، تو کوئی حکم صادر کرنا۔ یہ معاملہ ان مشکل مسائل سے تعلق رکھتا ہے جو ائمہ کرام کے کلام کی مزید چھان پھٹک کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کے لیے مختلف مسائل اور کسی حکم کے اثبات یا نفی کے بارے میں اہل قضا کے باہم متعارض فیصلوں، ائمہ کی کتابوں اور فتاوں پر گہری نظر ڈالنا ضروری ہے۔)ابن حجر کی بات کا حاصل یہ ہے کہ تلفیق کا مسئلہ انتہائی پیچیدہ ہے اور اس کے حل کے لیے فقہا کی کتب اور فتاوی کا گہرائی سے مطالعہ ضروری ہے۔ اسی تناظر میں علامہ حسن شطی کہتے ہیں: ''میں نے مسئلہ تلفیق کے بارے میں بہت تحقیق کی مگر اس کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں کتاب وسنت سے کوئی صریح نص نہیں ملی اور نہ ہی متقدمین کی کتابوں میں اس کی کوئی تصریح ملی۔'' (۱۴)علامہ البانی اس بحث کو سمیٹے ہوئے کہتے ہیں: ''خلاصة القول ان مایقال فی التلفیق لم یکن معهوداً عن السلف لیقرروا احکامه، کماان الائمة واصحابهم لم یدرجوه فی مدوناتهم وامهات کتبهم، انماهومن مخترعات الخلف ومحدثاتهم." (۱۵)(بات کا حاصل یہ ہے کہ مسئلہ تلفیق، سلف کے ہاں متعارف نہ تھا کہ وہ اس کے احکام کے بارے میں گفتگو کرتے، اس لیے ان کی کتب میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ یہ متاخرین کی وضع کردہ ایک نئی اصطلاح ہے۔)متقدمین فقہا سے اس بارے میں صراحت سے کچھ منقول نہیں ہے مگر پھر بھی اکثر اہل علم اس کی ممانعت کے قائل ہیں، چنانچہ علامہ کرمی کہتے ہیں: ''اعلم انه قدذهب کثیر من العلماالی منع جوازالتقلیدحیث ادی الی التلفیق." (۱۶)(اکثر علما کے نزدیک اس طرح کی تقلید جائز نہیں جو تلفیق پر منتج ہو۔)علامہ حلوانی کہتے ہیں کہ شافعی، حنفی اور حنبلی تینوں مذاہب میں تلفیق جائز نہیں اور اس کے جواز کا قول انتہائی ضعیف ہے۔ (۱۷)

تلفیق کے حکم کے بارے میں فقہا کی آرا اور ان کا تجزیہ

تلفیق کے بارے میں حنفی نقطہ نظر اور اس کا علمی جائزہ

علامہ ابن ہمام اپنی کتاب التحریر فی اصول الفقہ میں لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے شافعی مسلک پر عمل کرتے ہوئے وضو کیا اور اعضائے وضو کو اچھی طرح نہیں ملا، پھر مالکی مسلک پر عمل کرتے ہوئے

بغیر شہوت عورت کو چھو کر تجدید وضو کیے بغیر نماز پڑھ لی تو دونوں ائمہ کے نزدیک اس کی نماز باطل ہے۔(۱۸)ابن ہمام کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت ناجائز ہے جو کہ اصطلاح میں تلفیق کہلاتی ہے۔العقود الدریۃ میں ہے کہ اگر کسی حنفی قاضی نے وقف الدراہم علی النفس کا فیصلہ دیا تو کیا یہ فیصلہ نافذ العمل ہوگا؟ جو کہ دراصل دو حنفی اماموں کی فقہی آرا کا مجموعہ ہے۔چنانچہ امام ابو یوسف جہاں وقف علی النفس کے قائل ہیں(۱۹) مگر وقف الدراہم کے قائل نہیں‘ دوسری طرف امام زفر وقف الدراہم کے قائل ہیں‘ مگر وقف علی النفس کے قائل نہیں‘اس لیے یہ تلفیق کی صورت بنتی ہے۔(۲۰)

اس پر تبصرہ کرتے ہوتے ابن عابدین کہتے ہیں کہ تلفیق کی صرف وہ صورت جائز ہے جو ایک ہی مذہب کے فقہا کے اقوال پر مبنی ہے کیوں کہ اس سے خروج عن المذہب لازم نہیں آتا۔(۲۱) ہم تلفیق کے حوالے سے اس فرق کو درست نہیں سمجھتے کہ ایک مذہب کے اندر رہتے ہوئے تو درست ہے مگر مختلف مذاہب کے درمیان درست نہیں۔درر الحکام میں آیا ہے:

وفی ہذہ الحالۃقداصبح تلفیق فی ہذہ الاحکام الغیابیۃای ان اصدار الحکم الغیابی علی الخصم المتواری ہوعلی المذہب الامام الشافعی‘واصدار الحکم بلایمین ہوعلی المذہب الحنفی ‘ولذلک یردسؤال علی ہذہ الاحکام بعدم جواز التلفیق ان الاصل والقاعدۃہوعدم جواز الحکم علی الغائب‘فاذالم یکن ممکنااحضار الخصم‘ای اجبارہ علی الحضور الی المحاکم فان ذلک یستوجب ضیاع حق المدعی فلزمت المحاکۃ‘والحکم غیابیاً‘دفعاًللحرج والضرورات.(۲۲)

یعنی اگر قاضی بغیر یمین کے مدعیٰ علیہ کی عدم موجودگی میں اس کے خلاف فیصلہ دے دے تو آیا تلفیق پر مبنی ایسا فیصلہ نافذ العمل ہوگا‘ کیوں کہ اصل تو یہ ہے کہ غائب کے خلاف فیصلہ نہ کیا جائے‘ مگر جب وہ حاضر نہ ہو اور عدالت اسے حاضر کرنے سے بھی قاصر ہو تو اس صورت میں مدعی کا حق ضائع ہوتا ہے‘اس لیے ایسا فیصلہ ناگزیر ہے۔دراصل فقہ شافعی میں غائب کے خلاف فیصلہ دینے کی گنجائش ہے جبکہ بلا یمین فیصلہ دینا درست نہیں۔دوسری طرف فقہ حنفی میں قسم لینے کے بغیر بھی قاضی فیصلہ

کرسکتا ہے لیکن غائب کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جاسکتا۔تو اس مخصوص صورت میں دونوں فقہی آراء کو جمع کر کے بنا بر ضرورت غائب کے خلاف بغیر یمین کے فیصلہ دیا جا رہا ہے۔اس سے پتا چلتا ہے کہ ضرورت اور حاجت کی صورت میں تلفیق جائز ہے۔علامہ موروی کہتے ہیں کہ معاصر اہل علم کے ہاں تقلید میں تلفیق کی ممانعت مشہور ہے' مگر مجھے اس پر کوئی دلیل نہیں ملی۔(۲۳)اس تصریح سے تلفیق کے مطلقاً جواز کا پتا چلتا ہے۔الدر المختار میں ہے:''ان الحکم الملفق باطل بالاجماع۔''(۲۴)(تلفیق پر مبنی حکم کے باطل ہونے پر اجماع ہے۔)علامہ شامی اس کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر باوضو آدمی کے بدن سے خون نکلا اور اس نے عورت کو بھی چھولیا اور نماز پڑھ لی تو اس کی نماز کی صحت امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کی آرا کی تلفیق پر موقوف ہے' اور چوں کہ تلفیق باطل ہے' اس لیے اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔(۲۵)اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تلفیق بالاجماع ناجائز ہے۔(۲۶)ابن نجیم نے اپنے رسالے بیع الوقف بغن فاحش میں زور دے کر کہا ہے:''بان المذهب جواز التلفیق۔''(۲۷)(اصل مذہب' تلفیق کے جواز کا ہے۔)فتح القدیر میں ابن ہمام کہتے ہیں:''ان المقلد له ان يقلد من شاء وان اخذ العامی فی کل مسالة بقول مجتهد اخف عليه' وانا لا ادری ما يمنعه من النقل' او العقل' و کون الانسان يتبع ماهو الاخف عليه من قول مجتهد' مسوغ له الاجتهاد' ما علمت من الشرائع ذمه عليه و کان يجب ماخفف عن امته۔''(۲۸)(مقلد کو اختیار ہے کہ وہ جس کی چاہے تقلید کرے۔اگر کوئی آدمی کسی مسئلے میں کسی مجتہد کا آسانی پر مبنی قول اختیار کرے تو عقلی اور نقلی اعتبار سے اس میں کوئی مانع نہیں۔انسان کا کسی اجتہادی مسئلے میں کسی مجتہد کے آسان قول کو اختیار کرنے کی شرعی مذمت میرے علم میں نہیں۔نبی کریم ﷺ امت کے لیے آسانی بخش چیزوں کو پسند فرماتے تھے۔)

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حنفیہ کے ہاں تلفیق کے حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہے' ان میں سے بعض تو تلفیق کو مطلقاً جائز قرار دیتے ہیں' جب کہ بعض مطلقاً ناجائز' جب کہ بعض کے نزدیک حاجت اور ضرورت کے وقت جائز ہے۔موروی' ابن نجیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

کہ حنفیہ کا اصل مذہب تلفیق کے جواز کا ہے۔(٢٩)

مالکیہ اور تلفیق

جمہور مالکیہ کا موقف تلفیق کے عدم جواز کا ہے' البتہ دردیر عبادات میں تلفیق کے جواز کے قائل ہیں۔(٣٠) اسی طرح علامہ قرافی کا کہنا ہے کہ:''**یجوز التلفیق فی العبادۃ الواحدۃ من مذھبین لانہ فسحۃ فی الدین ودین اللہ یسر.**'' (٣١) (دین میں وسعت کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے دو مذاہب کے اقوال کو کسی ایک عبادت کے تحت اکٹھا کرنا اور ان میں تلفیق کرنا جائز ہے۔)

شافعیہ اور تلفیق

متاخرین شافعیہ کی اکثر تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں تلفیق ناجائز نہیں۔ابن حجر کہتے ہیں:''**انہ لایجوز للعامی تقلید من شاء من الشافعی و مالک وغیرھما مالم یتبع الرخص ویحصل التلفیق لایقول بہ احد من قلدھم.**'' (٣٢) (عام آدمی کے لیے امام شافعی' امام مالک وغیرہ جس کی بھی چاہے' تقلید جائز ہے' بشرطیکہ رخصتوں کے پیچھے نہ پڑے اور ایسی تلفیق کا ارتکاب کرے' جس کا قائل ائمہ میں سے کوئی بھی نہ ہو۔)

حنابلہ اور تلفیق

شافعیہ کی طرح اکثر حنابلہ بھی تلفیق کے عدم جواز کے قائل ہیں' الانصاف میں آیا ہے کہ اگر ایک مرد اور عورت کسی سفر میں ہوں اور ان کے ساتھ اور کوئی بھی نہ ہو' اگر وہ زنا سے بچنے کے لیے آپس میں بغیر گواہ اور بغیر ولی کے نکاح کرنا چاہیں تو ایسا کرنا ناجائز ہوگا۔(٣٣) البتہ بعض متاخرین حنابلہ اس کے جواز کے قائل ہیں' ان میں حسن الشطی' سفارینی قابل ذکر ہیں۔(٣٤)

تلفیق اور بعض معاصر اہل علم

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں:''**یجوز التلفیق لمن لم یتکامل لہ الادوات وان لم یتکامل للمجتہد المطلق' فیجوز لمثلہ ان یلفق من المذھبین اذا عرف دلیلھما.**''(٣٥) (جو مجتہد مطلق کی شرائط پر پورا نہ اترتا ہو' ایسا مجتہد بھی تلفیق سے کام لے سکتا ہے'

شرطے کہ جب وہ ان دونوں مذاہب کے دلائل سے آگاہ ہو۔) عالم اسلام کے ممتاز فقیہ ڈاکٹر وھبہ الزحیلی کہتے ہیں: ''**القول بمنع التلفیق یعارض المبدا القائل بان اختلاف الامة رحمة ویعارض مبدا الیسر و السماحة و رفع الحرج و دفع المشقة الذی تقوم علیه الشریعة**.(۳۶) (تلفیق کو ناجائز کہنے کا مطلب اس اصول کا انکار ہے کہ امت کا اختلاف رحمت ہے۔ تلفیق کے جواز کی نفی درحقیقت شریعت کے اندر موجود سہولت' نرمی' رفع حرج اور عدم مشقت جیسی خصوصیات کی نفی ہے۔) ڈاکٹر زحیلی کا خیال ہے کہ معاملات میں ایک عامی ومقلد بھی مختلف آرا سے استفادہ کرسکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''**واما المعاملات 'فیجب الاخذ منها من کل مذهب ماهو اقرب الی مصلحة العباد و سعادتهم و لو لزم منه التلفیق**.''(۳۷) (معاملات میں ہر فقہی مذہب کا وہ فتوی لیا جائے جو بندوں کی مصلحت ومفاد کے زیادہ قریب ہو'چاہے اس کے نتیجے میں تلفیق ہی کیوں نہ لازم آئے۔)

مانعین تلفیق کے دلائل

مانعین کہتے ہیں کہ تلفیق دراصل تکالیف شرعیہ سے احترازاور حرام کو حلال کرنے کے مترادف ہے۔(۳۸) تلفیق کسی خاص فقہی مذہب کے التزام کے منافی ہے۔ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو تقلید شخص کو ضروری گردانتے ہیں۔ تلفیق سے حاصل ہونے والے حکم کے جواز کا کوئی بھی مذہب قائل نہیں۔ علاوہ ازیں معاصر فقہا' جو اس عمل کی مخالفت کرتے ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ بینک کے معاملات میں بہ طور خاص تلفیق کے عمل کی تائید اس لیے نہیں کی جاسکتی کہ اس کے ذریعہ سے امرا اور اونچے درجے کے کاروباری طبقے ہی کو فائدہ ملتا ہے۔ اور ان کی دولت میں مزید اضافہ ہوتا ہے' جب کہ متوسط یا عام طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد اس کے فائدے سے محروم رہتے ہیں۔ ایک اور اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ افتاء بمذھب الغیر یا تلفیق جواز کی حد تک تو درست ہے' لیکن اس پر شرعی تجارت اور اسلامی مالیاتی نظام کی عمارت قائم کرنا اور اسے مستقل شکل دینا کسی طور پر بھی درست قرار نہیں دیا جاسکتا۔(۳۹)

☆البس وسطا الالباس المترفین ولا لباس البائسین ولا تشهر نفسك بلباس وکن کعامة الناس.☆

قائلین تلفیق کے دلائل

۱۔تلفیق کی ممانعت پر کوئی نص قطعی موجود نہیں ہے۔

۲۔تلفیق کی ممانعت سے حرج اور تنگی لازم آسکتی ہے جو کہ شریعت کی تعلیمات کے منافی ہے۔

۳۔مقاصد شریعت کا تقاضا ہے کہ تلفیق جائز ہو۔

فریقین کے دلائل کا تجزیہ اور وجہ ترجیح

فریقین کے دلائل کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تلفیق نہ تو مطلقا جائز ہے اور نہ مطلقا ناجائز' بلکہ یہ کچھ شرائط وضوابط کے ساتھ درست ہے۔ان میں سے اہم ضوابط حسب ذیل ہیں:(۴۰)

۱۔اس کی کوئی واقعی ضرورت یا حاجت ہو۔

۲۔محض اتباع نفس اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے نہ ہو۔

۳۔اجماع سے متصادم نہ ہو۔

۴۔اس سے کوئی بڑا مقصد شرعی فوت نہ ہوتا ہو۔

۵۔قضائے قاضی سے متصادم نہ ہو۔..................(جاری ہے)

حواشی

(÷)۔دسمبر ۲۰۱۵ تک ان معاییر کی تعداد ۵۴ ہو چکی ہے۔

۱۔رفقاء دارالافتاء بنوری ٹاؤن' مروجہ اسلامی بینکاری (کراچی: مکتبہ بینات' ۲۰۰۸ء)' ۳۰۶' ۳۰۷' مفتی عبدالواحد' جدید معاشی مسائل (کراچی: مجلس نشریات اسلام' ۲۰۰۸ء) ۱۳۳' ۱۳۴۔

۲۔ھیئۃ المحاسبۃ والمراقبۃ للمؤسسات المالیۃ الاسلامیۃ (AAOIFI) اسلامی تمویلی اداروں کے لیے اکاؤنٹنگ آڈیٹنگ' شرعی معاییر وغیرہ کی تیاری کا ایک بین الاقوامی ادارہ ہے۔اسی ادارے کے تیار کردہ المعاییر الشرعیۃ (shariah standards) سے دنیا کے متعدد ممالک کے اسلامی بینک استفادہ کر رہے ہیں۔اس کا ہیڈکوارٹر بحرین میں ہے۔

۳۔محمد بن ادریس شافعی' کتاب الام (بیروت: دارالمعرفۃ' ۱۹۹۹ء) ۳: ۹۳' یقول: اذا اری الرجل الرجل

السلعۃفقال:ھذہ و اربعک فیھا کذا‘فاشتراھاالرجل فالشراء جائز‘وھکذا ان قال اشترلی متاعاً ووصفہ لہ اومتاعاای متاع شئت وانااربحک فیہ‘فکل ھذا سواء.(ایک آدمی نے دوسرے کوسامان دکھایااور کہاکہ یہ خریدلو‘میں تجھے اتنانفع دوں گا‘اس آدمی نے وہ خریدلیاتو یہ سوداجائز ہے۔اسی طرح اگرکہاکہ میرے لیے سامان خریدلواوراس سامان کے خصائص بتادیے یاکہاکہ کوئی سامان بھی لے آؤاورمیں تجھے اتنانفع دوں گا‘تو یہ سب صورتیں یکساں ہیں۔)

۴۔محمد بن ابی بکرابن قیم الجوزیہ‘اعلام الموقعین (بیروت:دارالکتب العلمیۃ‘۱۹۹۱ء)امام ابن قیم وعدے کے عدم وفاکی صورت سے بچنے کی یہ تجویزبتلاتے ہیں کہ بائع مطلوبہ سامان کوتین دن یازیادہ کے خیارشرط پرخریدے‘جب کہ بعض مالکی فقہاکے نزدیک وعدے کے عدم وفاکوعدالت میں اٹھایاجاسکتاہے۔خصوصااس صورت میں‘جب اس وعدے کی بنیادپربائع یاموعودلہ کوئی مالی ذمے داری اٹھالے۔

۵۔رائج الوقت مرابحہ مؤجلہ کی صورتوں کی تفصیل کے لیے دیکھیے :مفتی رشیداحمد‘احسن الفتاوی (کراچی :ایچ۔ایم سعیدپبلشرز)‘۱۹۹:۷،رفقاء دارالافتاء بنوری ٹاؤن‘مرجع سابق‘۱۵۴:اعتراضات کے جائزے کے لیے دیکھیے :محمدمفتی عثمانی‘غیرسودی بینکاری (کراچی : مکتبہ معارف القرآن‘۲۰۰۹ء)‘۲۰۹۔

Mufti taqi usmani,an introduction to islamic finance(karachi.Maktaba Muaariful,2007),242.

۶۔وھبۃ الزحیلی‘اصول الفقہ الاسلامی (بیروت:دارالفکر‘۱۹۸۶ء)‘۱۱۴:۲۔

۷۔وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ‘الموسوعۃ الفقھیۃالکویتیۃ(مصر‘مطابع دارالھجرۃ‘۱۴۶۷ھ)‘۷۹۳:۱۳۔

۸۔وھبۃ الزحیلی ‘الفقۃالاسلامی وادلتہ (دمشق:دارالفکر‘۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء)‘۸۵:۱۔

۹۔علاءالدین ابوبکربن مسعودالکاسانی‘بدائع الصنائع (بیروت:دارالکتب العلمیۃ‘۱۴۰۶ھ)‘۳:۳۶۴۔۳۶۵‘ابن رشد‘بدایۃ المجتھد‘تحقیق:علی محمدمعوض (بیروت‘دارالکتب العلمیۃ ‘۱۴۱۶ھ)‘۱۴۷:۴‘ابواسحاق ابراہیم بن علی الشیرازی ‘المھذب مع المجموع ‘تحقیق :د۔محمودمطرجی (بیروت‘

دارالفکر، ۱۴۱۷ھ)، ۷:۳۵۔

۱۰۔امام مالک، المدونۃ الکبری (مصر:مطبع السعادۃ)، ۷:۷۷؛ابوالحسن علی بن ابی بکرالمرغینانی ،الھدایۃ مع فتح القدیرلابن الھمام،تحقیق:نعیم اشرف نور محمد (کراچی:ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، ۱۴۱۸ھ)۳:۱۹۰۔۱۹۱۔

۱۱۔عیاض بن محمد عوض السلمی،اصول الفقہ الذی لایسع الفقیہ جھلہ (ریاض:دارالقدیر، ۱۴۲۶ھ)، ۱:۳۳۳۔

۱۲۔نفس مرجع، ۱:۴۹۰۔

۱۳۔ابن حجرالہیثمی ،الفتاوی الکبری (بیروت:دارصادر)، ۳:۱۵۳۔

۱۴۔حسن الشطی، رسالۃفی التقلیدو التلفیق (دمشق، روضۃ الشام، ۱۳۷۸ھ)، ۴۔

۱۵۔محمد سعیدالبانی،عمدۃالتحقیق فی التقلیدو التلفیق (دمشق:المکتب الاسلامی، ۱۴۰۱ھ)، ۶۹۔

۱۶۔احمد بن اسماعیل الحلوانی، الوسم فی حکم الوشم، تحقیق:احمد البراث (ریاض:مطبعۃ الرجس، ۱۴۲۶ھ)، ۳۳۔۱۳۴۔

۱۷۔نفس مصدر۔

۱۸۔ابن ہمام،التحریرفی اصول الفقہ (بیروت:دارالکتب العلمیۃ)، ۱۲۳۔

۱۹۔وقف کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی چیز عام مسلمانوں کے فائدے کے لیے وقف کی جائے۔جیسے اللہ کے لیے مسجد بنانا۔وقف کرنے والا جب چاہے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے۔وقف کی دوسری صورت "وقف علی النفس" ہے کہ صرف اپنی ذات کے لیے وقف کیا جائے جس کی منفعت میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو۔

۲۰۔ابن عابدین،العقود الدریۃ (بیروت:دارالمعرفۃ)، ۱:۱۰۸۔

۲۱۔ابن عابدین،نفس مصدر۔

۲۲۔علی حیدر،درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، تحقیق وتعریب فہمی الحسینی (بیروت:دارالکتب العلمیۃ)، ۴:۴۴۳۔

۲۳۔محمد بن عبدالعظیم الموروی،القول السدیدفی بعض مسائل الاجتھادو التقلید ،تحقیق:جاسم

الیاسین (کویت: درالدعوة' ۱۴۰۸ھ)' ۴۸: ۹۷۔

۲۴۔محمد بن علی الحصکفی 'الدر المختار (بیروت: دارالفکر' ۱۹۹۷ء)' ۱: ۳۸۳۔

۲۵۔ابن عابدین' رد المحتار (بیروت: دار الفکر للطباعة و النشر و التوزیع' ۱۹۹۵ء)' ۱: ۸۰۔

۲۶۔عبدالغنی النابلسی' خلاصة التحقیق فی بیان حکم التقلید و التلفیق 'تحقیق: احمد بدوی وھبة (دمشق : دارالالباب)' ۱۷۷۔

۲۷۔الموروی' مرجع سابق' ۱۱۴۔

۲۸۔ابن ہمام' فتح القدیر (بیروت: دارالفکر)' ۷: ۲۵۸۔

۲۹۔الموروی' مرجع سابق' ۱۷۷۔

۳۰۔محمد بن احمد بن عرفہ الدسوقی المالکی' حاشیة الدسوقی علی الشرح الکبیر (بیروت: دارالفکر)' ۱: ۲۰۔

۳۱۔ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ادریس القرافی' انوار البروق فی انواء الفروق (بیروت: دارالکتب العلمیة' ۱۴۱۸ھ)' ۷: ۴۸۔

۳۲۔ابن حجر' الفتاوی الکبری ' ۱: ۲۵۱۔

۳۳۔علی المرداوی' الانصاف' تحقیق: عبداللہ الترکی (قاہر: ھجر للطباعة و النشر' ۱۴۱۶ھ)' ۲۰: ۱۷۳۔

۳۴۔حسن الشطی' رسالة فی التقلید والتلفیق' ۲۔

۳۵۔شاہ ولی اللہ دہلوی' حجة الله البالغة (بیروت: دارالنشر' ۱۴۲۶ھ) ۱: ۳۳۸۔

۳۶۔وھبہ الزحیلی' اصول الفقه الاسلامی (بیروت: دارالفکر' ۱۴۰۶ھ)' ۲: ۱۱۵۵۔

۳۷۔نفس مرجع۔

۳۸۔الشاطبی' الموافقات' ۴: ۱۴۸: احمد بن اسماعیل' الوسم: ۱۲۴' الموروی' خلاصة التحقیق' ۵۶۔

۳۹۔الموروی' نفس مرجع' ۵۶' رفقاء دارالافتاء بنوری ٹاؤن کراچی' مروجہ اسلامی بینکاری' ۱۸۳۔

۴۰۔"قرار مجمع الفقه الاسلامی بشان الاخذ بالرخصة و حکمه" "مجلة المجمع' برونائی دارالسلام' ۱: ۴۱ (۱۹۹۳ء)' قرار رقم: ۷۰ (۸/۱)۔

☆ابدا الناس بالسلام و حییھم بالبسمة و اعرھم الاھتمام لتکون حبیبا الی قلوبھم قریبا منھم.☆

القسم العربى

مجلة الفقة الاسلامى

تصدر من

اكاديمية الفقة الاسلامى المعاصر

ص ب ١٧٧٧٧ گلشن اقبال

كراتشى پاكستان

رئيس التحرير

الاستاذ الدكتور / نوراحمد شاهتاز

.......☆.......

مساعد رئيس التحرير

الاستاذ غلام نصير الدين نصير   الدكتور محمد صحبت خان

فهرس المو ضوعات

خدمة أمناء الاستثمار 76

☆ثق بنفسك ولا تعتمد على الناس واعتبر انهم عليك لا لك وليس معك الا الله ولا تغتر باخوان الرخاء.☆